امام اعظم رضی اللہ عنہ اپنی حیات کے آئینے میں

از: محمد عبد العظیم قادری، جماعت: ثالثہ

ہر زمانے میں صاحبان علم و فن نے قرآن و سنت اور اجماع و قیاس کی روشنی میں مسائل کا استخراج و استنباط کیا، لیکن جنھیں شہرت دوام حاصل ہوئی وہ صرف چار ہیں، جن کے اسما درج ذیل ہیں:

امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم، یہ وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کے مقلدین دنیا کے گوشے گوشے میں پائے جاتے ہیں، ان میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت نمایاں اور امتیازی شان کی حامل ہے۔

نام: نعمان کنیت: ابو حنیفہ لقب: امام اعظم

آپ فارس کے بادشاہ نوشیرواں کی اولاد سے ہونے کے سبب فارسی النسل ہیں، آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے:

نعمان بن ثابت بن مرزان بن ثابت بن قیس بن یزدگرد بن شہریار بن پرویز بن شیرواں۔

ولادت:

آپ کی تاریخ ولادت کے سلسلے میں کافی اختلاف ہے؛ لیکن راجح یہی ہے کہ آپ ۸۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے، وہیں پروان بھی چڑھے، آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ بھی کوفہ ہی میں گزرا۔

علم کی طرف رغبت:

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد تجارت کی طرف متوجہ ہو گئے، آپ فرماتے ہیں: میں ایک دن بازار جا رہا تھا کہ کوفہ کے مشہور امام، امام شعبی رحمہ اللہ سے ملاقات ہو گئی، انھوں نے کہا: بیٹا! کیا کام کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: بازار میں کاروبار کرتا ہوں، آپ نے فرمایا:

تم علما کی مجلس میں بیٹھا کرو، مجھے تمھاری پیشانی پر، علم و فضل اور دانش مندی کے آثار نظر آرہے ہیں۔

امام اعظم فرماتے ہیں کہ حضرت امام شعبی کے اس ارشاد نے مجھے بہت متاثر کیا اور میں علم دین کے حصول کی طرف مائل ہو گیا۔ [مناقب للموفق: ۸۴]

علم کلام سے بے رغبتی اور علم فقہ کی جانب میلان:

جب آپ کو علم کلام میں دست رس حاصل ہو گیا تو آپ ایک عرصہ تک اسی علم کے ذریعہ بحث و مباحثہ میں مشغول رہے، پھر آپ کو الہام ہوا کہ صحابہ کرام اور تابعین عظام ایسا نہیں کرتے تھے حالاں کہ وہ علم کلام کو زیادہ جاننے والے تھے

، وہ شرعی اور فقہی مسائل کے حصول اور ان کی تعلیم میں مشغول رہتے تھے، چناں چہ آپ کی توجہ بحث ومباحثہ سے ہٹنے لگی
۔

آپ کے اس خیال کو مزید تقویت یوں ملی کہ آپ امام حماد رحمہ اللہ تعالیٰ کے حلقہ درس کے قریب رہتے تھے کہ آپ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے پوچھا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو سنت کے مطابق طلاق دینا چاہتا ہے وہ کیا کرے؟ آپ نے اسے حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا اور فرمایا کہ اسے جو بھی جواب ملے مجھے ضرور بتا کر جائے۔

وہ عورت حضرت حماد کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

وہ شخص عورت کو اس طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو اور پھر اس سے علاحدہ رہے یہاں تک کہ تین حیض گزر جائے، تیسرے حیض کے اختتام پر وہ عورت غسل کرے گی اور نکاح کے لیے آزاد ہو جائے گی۔

امام اعظم یہ جواب سن کر اسی وقت اٹھے اور امام حماد رحمہ اللہ کے درس میں شریک ہو گئے، آپ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حماد کی گفتگو اکثر یاد کر لیا کرتا اور مجھے ان کے اسباق مکمل طور پر حفظ ہو جاتے، آپ کے شاگرد جب کوئی مسئلہ بیان کرتے تو میں ان کی غلطیوں کی نشان دہی کرتا، چناں چہ استاذ گرامی حضرت حماد نے میری ذہانت اور لگن کو دیکھ کر فرمایا:

"ابو حنیفہ میرے سامنے صف اول میں بیٹھا کرے"

آپ وہاں مسلسل دس سال تک اپنی علمی تشنگی بجھاتے رہے۔[مناقب للموفق:۸۸،الخیرات الحسان]

امام ابو حنیفہ کی فقہی بصیرت:

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقہ واجتہاد میں مہارت تامہ کے سبب اپنے ہم عصر فقہا میں امتیازی حیثیت رکھتے تھے، اجتہادی فکر وبصیرت ہی کی بنیاد پر آپ نے تدوین فقہ کا بیڑا اٹھایا اور اسے اس شان سے پایہ تکمیل تک پہنچایا کہ بڑے بڑے ائمہ و مجتہدین حیرت زدہ رہ گئے، جو پیچیدہ مسائل دیگر ائمہ و علما غور وفکر کے بعد بھی حل نہ کر پاتے آپ انھیں لمحوں میں حل فرما دیتے، ایسے متعدد مسائل ہیں جن کے دقیق ہونے کے باوجود آپ نے لمحہ بھر میں حل فرما دیا جیسا کہ کوفہ کا ایک شخص امام اعظم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں کوفہ کے فلاں محلے کا رہنا والا ہوں، رات کے پہلے حصہ میں میری بہن فوت ہو گئی ہے اور بچہ اس کے پیٹ میں ہے، وہ حرکت کر رہا ہے، کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا:

فورا جاؤ اور عورت کا پیٹ چاک کر کے بچہ باہر نکالو، وہ شخص سات سال کے بعد پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے ساتھ ایک بچہ تھا اس نے آپ سے پوچھا: آپ اسے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، اس نے بتایا کہ یہ وہی بچہ ہے جو آپ کے فتویٰ پر ماں کے پیٹ سے نکالا گیا تھا یہ ساری زندگی آپ کا خادم رہے گا، اس کا نام میں نے نجار رکھا ہے۔

ایک شخص کو اپنی بیوی کے طلاق میں شک ہوا تو اس نے قاضی سے مسئلہ دریافت کیا، جواب ملا کہ اس کو طلاق دے کر رجوع کر لو، پھر اس نے امام سفیان ثوری سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: یہ کہہ دو کہ اگر میں نے تم کو طلاق دی ہے تو میں نے تجھ سے رجوع کیا، پھر اس نے امام زفر سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا: جب تک تمھیں طلاق کا یقین نہ ہو وہ تمھاری بیوی ہے، امام اعظم سے ان جوابات کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ثوری نے تمھیں ورع اور تقویٰ کی بات بتائی، زفر نے ٹھیک فقہ کی بات کہی اور قاضی تو ان کی مثال ایسے شخص کی ہے جس سے کوئی پوچھے کہ پتہ نہیں میرے کپڑے پر نجاست ہے یا نہیں؟ تو وہ کہے کہ کپڑے پر نجاست ہے آپ دھولیں۔[الخیرات الحسان]

زہد و تقویٰ:

امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کو فقہی تبحر و کمال کے ساتھ زہد و تقویٰ کی لازوال نعمت بھی حاصل تھی، آپ کے تقویٰ کا اجمالی خاکہ یہ ہے کہ آپ ہر مشکوک و مشتبہ چیزوں سے احتراز فرماتے تھے، حلال و حرام، جائز و ناجائز کا انتہائی احتیاط کے ساتھ خیال رکھتے تھے، یہ آپ کا تقویٰ ہی تھا کہ آپ نے اپنا ذریعہ معاش تجارت کو بنایا اور ہمیشہ اپنے آپ کو امرا، وزرا اور بادشاہوں کے نذرانوں سے دور رکھا، حتیٰ کہ بادشاہ وقت نے معتدد بار خطیر نذرانہ پیش کرنے کی کوشش کی مگر آپ کے احتیاط کی یہ امتیازی شان کہ آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، آپ کے زہد و تقویٰ کا عالم یہ تھا کہ عظیم الشان منصب، منصب قضا کو بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا، جس کے سبب آپ کو نہ صرف قید و بند کی مصیبتیں برداشت کرنی پڑیں بلکہ آپ کی زندگی حاسدوں کے اشارے پر، بادشاہ کے زہر کا نشانہ بن گئی اور دنیا سے لا تعلقی کا یہ عالم تھا کہ آپ کا کوفہ کے بڑے بڑے تاجروں میں شمار ہونے کے باجود آپ کا ماہانہ ذاتی خرچ دو درہم تھا، حد تو یہ ہے کہ قید خانہ میں رہ کر بھی آپ نے بادشاہ کا کھانا نہیں کھایا بلکہ اسی دو درہم سے ذاتی اخراجات پورے کرتے رہے۔[سیرت امام اعظم]

عبادت و ریاضت:

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا:

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا پوری رات عبادت کرنا اور تہجد پڑھنا تواتر سے ثابت ہے، کثرت قیام کی وجہ سے آپ کو کیل کہا جاتا ہے، آپ تیس سال تک ایک رکعت میں مکمل قرآن پڑھتے رہے، آپ کے بارے میں یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے چالیس سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی ہے۔[الخیرات الحسان]

علم حدیث میں آپ کا مقام:

علم حدیث کے امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے علم فقہ و حدیث کے امام ہونے کی تصریح یوں فرمائی ہے:

"رحم الله أبا حنيفة كان إماما"

"اللہ کی رحمت نازل ہو ابو حنیفہ پر اس لیے کہ وہ امام تھے"

آپ کو ایک لاکھ سے زائد حدیثیں یاد تھیں، علامہ شمس الدین ابو عبد اللہ ذہبی شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

محدثین کی اصطلاح میں حافظ وہ ہوتا ہے جسے کم از کم ایک لاکھ حدیثیں یاد ہوں، آپ اس کتاب میں امام ابو حنیفہ کو حافظ حدیث قرار دیتے ہیں۔[تذکرۃ الحفاظ]

ان دلائل سے ثابت ہو گیا کہ امام ابو حنیفہ فقہ کے بھی امام ہیں اور حدیث کے بھی۔

تلامذہ:

آپ کے صاف و شفاف چشمے سے جن عظیم ہستیوں نے سیر ابی حاصل کی اور اپنی علمی تشنگی بجھائی ان کی فہرست طویل ہے، چند نمایاں ہستیوں کے نام درج ذیل ہیں:

(۱)امام ابو یوسف (۲) امام محمد بن حسن (۳) امام زفر بن ہذیل (۴) امام مالک بن انس (۵) امام معسر بن کدام (۶) امام عبد اللہ بن مبارک (۷) امام وکیع بن جراح (۸) امام یحیٰ بن سعید (۹) امام یحیٰ بن زکریا (۱۰) امام یزید بن ہارون رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین

وصال:

علم و فضل کا یہ آفتاب و ماہتاب ماہ رجب یا شعبان ۱۵۰ھ میں ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔ إنا لله وإنا لايه راجعون۔

عبد اللہ بن واقد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حسن بن عمارہ نے غسل دیا اور میں نے بدن مبارک پر پانی ڈالنے کا شرف حاصل کیا۔

جب امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو بغداد میں لوگوں کا سمندر موجزن تھا، جن میں اکثر دہاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔

ابر رحمت ان کی مرقد پہ گہرباری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

محمد عبد العظیم قادری

دار العلوم فیض رضا، شاہین نگر، حیدر آباد